Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵

مَنْ یَّشَاءُ اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ یَھْدِیْ

ایڈیٹر

محمد الیاس یوسف

جلد ۳۰

نمبر ۱۸

اخبار نور مورخہ ۳ نومبر سنہ ۱۹۴۱ء

حضرت مولانا غلام حسن خانصاحب پشاوری کا مکتوب گرامی

خان بہادر مولانا غلام حسن خانصاحب پشاور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ:-

"میں تین ماہ سے بیمار اور صاحب بستر ہوں۔ اپنے ہاتھ سے لکھ نہ سکتا تھا۔ اب اتنا افاقہ ہے۔ کہ کچھ لکھ سکتا ہوں اللہ کا شکر ہے۔ کہ میں نے آپ کے کام کی قبولیت اپنی زندگی میں دیکھ لی۔ یہ میری دلی تمنا تھی۔ مگر توفیق نہ تھی۔ یہ اللہ کا کام تھا۔ اس نے خود کیا۔ بشریٰ لکم۔

اب ..... فضا بھی آپ کے لئے بہتر ہو گئی ہے درحقیقت یہ خدا کا فعل تھا۔ کہ اس نے دوسری اُمت میں سے ایک انسان کو منتخب کیا۔ اور پھر اس کے دل میں ڈالا۔ کہ یہ کام جو نہایت سُود مند تھا۔ اور اس امت سے مخفی تھا۔ آپ کے ذریعہ سے ہو۔"

خداوند تعالےٰ صحتوری مزاج کے ساتھ آنجناب کو لمبی عمر بخشے۔ آپ لوگ خالص احمدیت کا نمونہ ہیں۔ ایسا نمونہ کہ جس پر احمدیت بجا فخر کر سکتی ہے۔ اور جنہیں دیکھ کر ایمان تازہ ہوتا ہے۔

کلام مجید کے گورمکھی و ہندی تراجم کی توفیق اور قبولیت یہ سب آپ ایسے بزرگان کرام کی دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے۔ ورنہ من آنم کہ من دانم۔

میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں۔ کہ فضا کے متعلق کچھ عرض کر سکوں۔ ہاں اس میں کوئی کلام نہیں۔ کہ کیا میرا یہ تراجم کا کام اور کیا میرا دیگر تحریری یا تقریری تبلیغی کام بفضل ایزدی ہمیشہ اور ہمیشہ ہی اسلام اور سلسلہ کے وقار کو بلند کرنے کا موجب رہا ہے۔ حالانکہ میرا کام یعنی غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام نازک تھا اور ہے۔ مگر کیا مجال کہ میری کسی تقریر یا تحریر پر مخاطب کو کبھی بھی انگشت نمائی کا موقعہ ملا ہو۔ بلکہ وہ میرے کافی حد تک مداح رہے اور ہیں۔ اور یہ یگانہ فخر صرف اسی عاجز کو ہی حاصل رہا ہے۔ جب میں مخالفوں کو یہ کہتے سُنتا ہوں۔ کہ یہ احمدیت کی تربیت کا نتیجہ ہے۔ اس وقت میری خوشی کا اندازہ کچھ میرا دل ہی لگا سکتا ہے۔ کہ یہ کریڈٹ احمدیت کو مل رہا ہے۔

دعا کیجئے۔ کہ خداوند تعالےٰ مجھے زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق بخشے۔

اچھوت اقوام میں تبلیغ کا اہم سوال اب میرے سامنے ہے۔ دوستوں کو اسکا بالکل علم نہیں ہے۔ کہ اس میدان میں آریہ سکھ اور ہندو کس تندہی اور جوش و خروش سے کام کر رہے ہیں۔ اور وہ ماہوار ہزاروں کی تعداد میں انہیں اپنے اندر جذب کر رہے ہیں۔ ابھی گذشتہ سہ ماہی میں ہی سکھوں نے ہزاروں کی تعداد میں یو۔پی میں۔ بنجارو لبانا وغیرہ کو سکھ بنایا۔ یہ مذکورۃ الصدر جماعتیں بلاشبہ لکھو کھہا روپیہ اس میدان میں خرچ کر رہی ہیں۔ مگر مسلمان اس میدان میں کیا کر رہے ہیں؟ حالانکہ ہندوستان میں مسلمانوں کا شاندار مستقبل صرف تبلیغ میں ہی مضمر ہے۔ اگر جنگ نہ ہوتی تو میں نے کبھی کا اس کام کو شروع کر دیا ہوتا۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ کریم جلد سے جلد اس مشن کے لئے حالات سازگار بنا دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دختران اسلام

آج غیر اسلامی رسم و رواج کی پابندیوں اور تہذیب جدید کی فتنہ انگیزیوں نے ہندوستان کی مسلم خواتین کے دل و دماغ میں یہ تاثرات پیدا کر دیئے ہیں۔ کہ ان کی زندگی کے فرائض صرف یہ ہیں۔ کہ گھر کے کاموں سے فارغ ہو کر اپنے وقت کا بیشتر حصہ اپنی تزئین و آرائش اور دلچسپ رنگین تفریحی مشاغل میں صرف کریں۔ اس کے سوا ان کو کسی کام سے دلچسپی نہیں ہے۔ آج ایثار و قربانی اور جانبازی و سرفروشی کے واقعات ان کی نظریں کچھ بھولے ہوئے افسانے ہیں۔ لیکن تاریخی شواہد سے یہ ثابت ہے۔ کہ عہد رسالت کی مسلم خواتین نے مردوں کے دوش بدوش قربانی کی ہر منزل اور ایثار کے ہر مرحلے پر بے تابانہ اپنے آپ کو پیش کیا۔ اور کلمۂ حق کو بلند کرنے اور باطل کو مٹانے کے لئے انہوں نے جو حیرت انگیز کارنامے انجام دیئے۔ ان کی نظیر کسی قوم کی تاریخ میں بھی نہیں مل سکتی۔ یہ وہ جانباز خواتین تھیں۔ جن کی گردنیں بارہا تلواروں کی امتحان گاہ بنیں جن کے پہلو تیروں سے آشنا ہوئے۔ اور جو اکثر خاک و خون میں تڑپنے کے لئے بیقرار ہوئیں۔ ان کی صدائے حق سے ظلم و ستم کے ایوانوں میں تہلکہ مچ گیا۔ اور ان کے نازک ہاتھوں کی ایک ہی جنبش نے قصرِ باطل کا تختہ الٹ کر رکھ دیا۔ آج ہم چند محترم خواتین کے کارنامے بیان کرتے ہیں۔ تاکہ عہد حاضرہ کی مسلم خواتین ایثار و قربانی کے واقعات کو پڑھ کر خود اپنی حالت پر نظر ڈالیں۔ اور اپنے اندر مجاہدانہ جذبات پیدا کریں۔

حضرت فاطمہؓ بنت ولید

حضرت فاطمہؓ بنت ولید حضرت خالد بن ولید کی حقیقی ہمشیر تھیں۔ استعاب میں ان کی نسبت لکھا ہے۔ کہ کانت فاطمۃ فاضلۃ عاقلۃ (حضرت فاطمہ بنت ولید نہایت ہی عاقل فاضل خاتون تھیں) حضرت فاطمہ کو شروع سے فن سپہ گری سے بیحد دلچسپی تھی۔ اسی ذوق کی بناء پر انہوں نے گھوڑے کی سواری۔ تیر اندازی اور تلوار کے کمالات حاصل کئے قدرت نے ان کو ایک ایسا دل عطا کیا تھا۔ جو عزم و استقلال اور جرأت شجاعت کے جذبات سے معمور تھا۔

اسلام کی آغوش میں

تاریخ ابن اثیر میں لکھا ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ولید ۳ھ تک اسلام کی سخت مخالف تھیں۔ جنگ احد میں انہوں نے بت پرست زخمیوں کی تیمارداری کی۔ مجروحین کو میدان جنگ سے اٹھا کر لائیں۔ اور کھانے کا اہتمام و انتظام کیا۔ ۵ ذیقعدہ ۳ھ کو وہ بت پرستی سے بیزار ہو گئیں۔ اور اسلام کی طرف مائل ہو گئیں۔ اسی تاریخ کو صبح کے وقت وہ حضور سرور عالم صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اور کہا۔ کہ یا رسول اللہ! میں اپنی باطل پرستی پر بہت نادم ہوں۔ میرا یہ عقیدہ تھا۔ کہ یہ بت قابل پرستش ہیں۔ اور قضا و قدر کے مالک ہیں۔ اور ان کی مرضی سے نفع و ضرر پہنچتا ہے۔ لیکن غور کرنے سے معلوم ہوا۔ یہ عقیدہ بالکل باطل ہے۔ ان پتھروں کی پرستش سے کوئی فائدہ نہیں۔ میں ایسی بات کو مانتی ہوں۔ کہ عبادت کا مستحق صرف خدائے قدوس ہے۔ جو ساری کائنات کا خالق و مالک ہے۔ ہر چیز اسی نے پیدا کی ہے۔ اور وہی تمام نعمتوں کا سرچشمہ ہے۔ میں اپنے گناہوں سے توبہ کرتی ہوں۔ اور یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں۔ کہ میرے یہ گناہ معاف ہو سکتے ہیں؟ حضور نے فرمایا۔ اللہ کا رحم و کرم وسیع ہے۔ اس کے بعد حضرت فاطمہ نے سچے دل سے اسلام قبول کیا۔

محبت رسول

اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت فاطمہ رضؓ نے اپنی زندگی کو اشاعت اسلام کے لئے وقف کر دیا۔ ان کو حضور سرور عالم سے بیحد محبت تھی۔ اور وہ حضور کے احکام کی تعمیل کو اپنے لئے بہترین سعادت سمجھتی تھیں۔

امتیازی خصوصیات

حضرت فاطمہ رضؓ نہایت خلیق۔ شیریں زبان اور انکسار پسند تھیں۔ غریبوں کی خدمت اور بیماروں کی عیادت سے ان کو انتہائی دلچسپی تھی۔ جرأت و شجاعت ان میں بدرجہ کمال موجود تھی۔ میدانِ جنگ میں وہ ہمیشہ ہیبتناک رہتی تھیں۔ اور خطرناک مواقع پر بھی ان کے استقلال میں فرق نہیں آتا تھا۔ ارادہ کی مضبوط تھیں۔ کامل غور و فکر کے بعد جو فیصلہ کرتیں۔ اس پر آخر دم تک قائم رہتیں۔ اور اپنے ارادوں کو پورا کرنے میں جان تک کی پروا نہ کرتی تھیں۔

مجاہدانہ کارنامے

اسلام میں داخل ہونے کے بعد حضرت فاطمہ رضؓ ہر جہاد میں شریک ہوئیں۔ اور ہر جنگ میں انہوں نے نمایاں خدمات انجام دیں۔ ۶۲۸ء میں جب رومیوں سے مقابلہ ہوا۔ تو حضرت خالد بن ولید نے زخمیوں کی مرہم پٹی اور مجاہدین کے کھانے کا انتظام انہی کے سپرد کیا تھا۔ ۱۸ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

حضرت عاصمہ بنت عبداللہ ابن مسعود

حضرت عاصمہ رضی اللہ عنہا مشہور صحابی حضرت عبداللہ ابن مسعود کی صاحبزادی تھیں۔ شروع سے نہایت ذہین۔ سادہ طبیعت اور انکسار پسند تھیں۔ ان کے صحیفہ اخلاق میں حلم و تواضع۔ رحم و کرم۔ عدل و انصاف اور جرأت و شجاعت کا عنوان نہایت جلی تھا۔ وہ جس بات کو حق سمجھ لیتیں۔ پھر اس کے اظہار میں کسی کی پروا نہ کرتی تھیں۔

مجاہدانہ خدمات

حضرت عاصمہ رضی اللہ عنہا بھی ان مقدس خواتین میں ہیں۔ جنہوں نے جنگ یرموک میں شرف جاں نثاری حاصل کیا۔ جس وقت جنگ شروع ہوئی۔ تو حضرت عاصمہ بیتابانہ قلب لشکر میں گھس گئیں۔ اور انہوں نے اس قدر عزم اور استقلال سے تلوار چلائی۔ کہ صفوں کی صفیں درہم برہم ہو گئیں۔ اختتام جنگ سے پہلے ان کے سینے میں ایک کاری زخم لگا۔ اور اس کے صدمے سے بیہوش ہو کر گر پڑیں۔ مگر بیہوشی کے عالم میں بھی تلوار کو جنبش ہوتی رہی۔ جب ان کو ہوش آیا۔ تو بے اندازہ خون بہ چکا تھا۔ اس جنگ کے بعد وہ کسی معرکہ میں شریک نہیں ہوئیں۔ ۱۳ھ میں انکی شادی حضرت سہیلؓ ابن عمرؓ کے ساتھ ہوئی۔ شادی کے گیارہ سال کے بعد ان کا انتقال ہو گیا۔

حضرت ناجیہ بنت سہیل

حضرت ناجیہ انصار کے بہترین خاندان قبیلہ بنو اسلم کی خاتون تھیں۔ ان کے والد حضرت سہیلؓ عرب کے مشہور تاجر اور قبیلہ اسلم کے سردار تھے۔ ہجرت کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئیں۔ ان کا قبیلہ مدینہ سے کچھ فاصلہ پر رہتا تھا۔ مگر یہ خود مدینہ میں رہا کرتی تھیں۔ حضرت ام المؤمنین ریحانہ بنت شمعون ان کی خاص سہیلی تھیں۔ حضرت ریحانہؓ ارشاد فرماتی ہیں۔ ناجیہ نہایت سنجیدہ۔ خوبصورت اور ذہین

(بقیہ مضمون ملاحظہ ہو صفحہ ۸ کالم ۳ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مسلمان اور سکھ

(ایک معزز سکھ سردار کی قلم سے)

اہلِ اسلام ایک موحد فرقہ ہے۔ جس کے پیرو بہشت دوزخ کو مانتے ہیں۔ اذان۔ نماز۔ روزہ بھی ان کے ہاں فرض ہے۔ فرشتوں کے وجود کے قائل اور قیامت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں سکھ بھی وحدانیت کے تو قائل ہیں۔ مگر باقی کسی چیز کو تسلیم نہیں کرتے۔ آج مجھے بحیثیت سکھ کے یہ دکھلانا مقصود ہے۔ کہ آیا ہمارا "گورو گرنتھ صاحب" اس کے مقابلہ میں کیا روشنی ڈالتا ہے۔ اور جنم ساکھی کیا بولتی ہے اگرچہ عام طور پر ان مقدس کتب میں اسکی تائید میں بکثرت کلام موجود ہے۔ مگر بخوف طوالت صرف تین چار مثالیں سیاق پورے پورے حوالوں کے پیش کروں گا۔

وحدانیت۔ اسکی تائید میں تو ۹۵ فی صدی کے قریب کلام اس میں موجود ہے۔ مشتے نمونہ از خروارے ملاحظہ ہو

اکس باہجو کو نہیں کس آگے کرے پکار
(گرنتھ صلہ شلوک محلہ پہلا)

جس صورت میں سوائے ایک خدا کے دوسرا کوئی نہیں۔ تو اے بندے دوسرے کس کے آگے واویلا کرتا ہے۔

ایکو کرتار اور نہ کوئی
ایکو سیوو اور نہ کوئی
(گرنتھ صلہ بسنت محلہ ۳)

خالق کل ایک ہے۔ دوسرے کو چھوڑ کر اسکی عبادت کرو۔

ایکو صاحب تے ایکو حد
ایکو سیوو دوجے رد
دوجا کاہے سمریئے جمے تے مرجا
ایکو سمرو نانکا جل تھل رہیا سما
(جنم ساکھی کلاں صلہ)

عبادت کے لائق ایک ہی خدا ہے۔ جس کی حدود اکائی کے اندر ہے۔ اس لئے اس کے نام کا سمرن کرو۔ دوسرے سے روگردانی کرو۔ جو جنم لیتا ہے اور مرتا ہے۔ اسکو پوجنا فضول ہے۔ اے نانک جو جل تھل (تری و خشکی) میں حاوی ہے۔ صرف اسی ایک کی پرستش لازم ہے۔ اور بس۔

بہشت۔ گلیں بہشت نہ جائیے چھٹے سچ کماؤ
(جنم ساکھی صلہ)

صرف باتوں سے ہی بہشت حاصل نہیں ہو سکتا۔ راستبازی سے (دوزخ) سے چھٹکارا ہو سکتا ہے۔

جنہا سچ کمایا پوسن بہشتی جائے
(جنم ساکھی صلہ)

جو راستی کے پابند ہوئے وہی بہشت میں داخل ہونے کے قابل ہوں گے۔ یا بہشت میں ڈالے جائیں گے۔

پیر پچھانے بہشتی سوئے
عزرائیل نہ دوج ٹھہرا
(گرنتھ صلہ ۱۰۸۳ محلہ نمبر ۵)

جس نے پیر مرشد کی خاطر خواہ تقلید کی۔ وہی حقدار بہشت ہوا۔ بصورت دیگر عزرائیل پر الزام دینا فضول۔

کرنی باہجو بہشت نہ پائے
(گرنتھ صلہ ۹۰۱ سطر ۱۸)

ماسوائے اعمال نیک کے بہشت پراپت نہیں ہو سکتا۔

نتیجہ:۔ اگر بہشت کا وجود نہ ہوتا۔ تو صاف الفاظ میں کیوں اسکی ترغیب دی جاتی۔

دوزخ۔ (جنم ساکھی صلہ و صلہ) ایتھے توں خدا کا نام لینا ہے۔ مسئلے سندا پڑھدا ایں۔ اتے شہر وچ جاکر مکر دیاں پھائیاں اڈدا ایں اور غریباں دا لہو نچوڑدا ایں۔ انہی باتوں سے خدا تینوں سزا دے گا۔ تے فرشتے دوزخ وچ سُٹن گے"۔

ترجمہ:۔ گورو نانک دیو جی مہاراج ایک پٹھان کو جو محض دکھلاوے کی خاطر عبادت کیا کرتا تھا۔ وعظ کرتے ہیں:۔ "کہ اگرچہ تو اسجگہ خدا کا نام لیتا ہے۔ اور اسکی مہما کی باتیں سناتا ہے۔ مگر شہر میں جاکر مکر و فریب کے جال بچھاتا ہے۔ اور غریبوں کا لہو نچوڑتا ہے۔ پس ان ہی برے افعال کے باعث فرشتے تم کو دوزخ میں جھونک دیں گے"۔

"ظلم چھوڑ دے تاتوں بخشا جائے گا۔ نہیں تاں دوزخ دی آگ تیرے واسطے تیار ہے۔

ترجمہ:۔ گورو مہاراج جی۔ خلتہہ یعنی چولا کی ساکھی (داستان) میں لاہور و بادشاہ کو فرماتے ہیں۔ "ظلم چھوڑ دو گے۔ تو بخشے جاؤ گے۔ ورنہ دوزخ کی آگ کے شعلے تیرے انتظار میں ہیں"۔

جنم ساکھی صلہ اتے پرمیشر دے نام دے بناں منا پچھوتائے گا۔ نرگ دی اگ تینوں جلائیگی"۔

ترجمہ:۔ گورو مہاراج جی ایک ہرن کو جال میں پھنسا ہوا دیکھ کر اپنے دل کو سمجھاتے ہیں:۔ اے دل خدا کا نام نہ جپو گے۔ تو پشیمان ہو گے۔ نار جہنم تم کو جلا کر خاک کر دیگی۔

مارو محلہ نمبر ۵۔ سنتاں سنگت نرگ نہ پائے۔

(مہاتماؤں کی میل ملاقات و صحبت نیکاں) کے سبب سے نرک یعنی دوزخ میں نہ ڈالے جائیں گے۔

نتیجہ:۔ اگر دوزخ کوئی چیز نہ ہوتی۔ تو اسکی بھیانک نقشہ اس کلام میں کھینچ کر خائف کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

گرنتھ مارو محلہ نمبر ۹ صلہ ۱۰۸۳

بانگ۔ نماز۔ روزہ خدا ایک سمجھ دیو بانگاں

ترجمہ:۔ صرف ایک خداوند کریم کے وجود کو تسلیم کرتے ہوئے بے شک اذان دو۔

گرنتھ صلہ ۱۱۔ روجا۔ بانگ نماز کتیب بن بجھے جاسی

ترجمہ:۔ روزہ رکھنا۔ اذان دینا۔ نماز پڑھنا۔ قرآن شریف کی تلاوت وغیرہ سب باتیں اگر تم محض دکھاوے کے طور پر بدوں حقیقت جاننے یعنی عالم باعمل ہونے کے کرتے ہو۔ تو یقین جانو کہ اس قسم کا کیا کرایا تمہارا سب رائیگاں جاوے گا"۔

نتیجہ:۔ گویا خداوند کریم کو وحدہٗ لاشریک تسلیم کرتے ہوئے اذان۔ نماز۔ روزہ۔ قرآن شریف کا پڑھنا سب کچھ جائز اور صحیح ہے۔ اگر گورو مہاراج کے نزدیک یہ سب باتیں غیر ضروری ہوتیں۔ تو ان کو کیا ضرورت تھی۔ کہ خواہ مخواہ ان کی تشریح فرماتے۔

پھر معلوم نہیں۔ کہ دیہات میں سکھ لوگ مسلمانوں کے اذان دینے پر کیوں سیخ پا ہو کر کشت و خون پر اتر آتے ہیں۔

اے جہالت تیرا ستیاناس ہو۔ یہ سب تیرے ہی کرشمے ہیں۔

فرشتے۔ مارو محلہ نمبر ۵ پاپ کرے ڈر سر پر مٹھے
عزرائیل پھڑے پھڑ کٹھے

ترجمہ:۔ گناہ جو کرے گا۔ آخر کار اسکو ایکدن مارنا پڑیگا۔ عزرائیل اسکو ضرور پکڑیگا۔ اور پکڑ کر ذبح کرے گا

صلہ ۹۹۳ رام کلی وار محلہ پہلا۔

طلبا پوسن آکیاں باقی جنہاں رہی
عزرائیل فرشتہ ہوسی آئے نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں ضرور طلبی ہوگی۔ تعمیل ارشاد حق کے لئے فوراً عزرائیل فرشتہ آموجود ہوگا۔"

(شرح) فی زمانناجس زمیندار کی طرف لگان سہ ماہی باقی رہ جاتا ہے۔ تو مجازی گورنمنٹ کے یم دوت یعنی پولیس کے سپاہی جس طرح (پروانہ تقاضا لگان) لیکر باقی دار کے دروازہ پر آموجود ہوتے ہیں۔ اسی طرح حقیقی گورنمنٹ کے لگان (اعمال حسنہ) کے باقی رہ جانے پر عزرائیل کی دستک (پروانہ لے کر) آموجود ہونا یقینی ہے۔

نتیجہ:۔ اب اس کلام میں صاف طور پر عزرائیل فرشتہ کا وجود تسلیم کیا گیا ہے۔

قیامت۔ ص ۱۴۹ جنم ساکھی۔

کارن نفس شیطان دے قسماں کرے ہزار
روز قیامت وہڑے کرسن عمل خوار

ترجمہ:۔ افسوس ہے۔ کہ انسان نفس امارہ کے ماتحت ہزارہا جھوٹی قسمیں اٹھاتا ہے۔ جس کی پاداشی میں قیامت کے دن بالیقین اسکو خوار و ذلیل ہونا پڑے گا۔ یا اپنے انہی حرکات کے باعث وہ خوار ہوگا۔

نتیجہ:۔ کیا اس میں قیامت کے تسلیم نہ کرنے کی کوئی گنجائش ہے؟

ہیچو قسم صاف تائیدی کلام کے باوجود کوئی الگ دماغ اگر ان باتوں کو نہ مانے۔ تو میں صرف تجاہل عارفانہ پر محمول کروں گا۔ کچھ عرصہ ہوا۔ کہ مہاتما گاندھی کی خدمت میں ایک معزز ہندو بھائی نے اسلام کے محاسن جمیلہ کا اعتراف کرتے ہوئے مہاتما جی کو دعوت اسلام دی تھی۔ اور موجودہ تُو تُو مَیں مَیں کے مرض کا علاج کرتے ہوئے یہی مذہب اسلام کی گولی تجویز کیا ہے۔ اسکو ملحوظ رکھتے ہوئے میں یوں کہوں گا۔ کہ جس صورت میں سکھوں اور مسلمانوں کے مذہبی تعلیم و اصول باہمی متناقض نہیں ہیں۔ صرف خفیف خفیف خود ساختہ اختلافات ہیں۔ تو اندریں حالات ہر دو قوموں کے معتقد عالم و فاضل بلا تعصب مذہبی لیڈر ایک جگہ بیٹھ کر یہ غلط فہمیاں پھیلانے والے خیالات دونوں قوموں سے نکالنے پر کیوں قادر نہیں ہو سکتے۔

ہاں ہو تو سکتے ہیں۔ لیکن پیراں نمے پرانند مریداں مے پرند کے مصداق لیڈروں کے چیلے چانٹے حالی موالی ان کو سُدھ بدھ نہیں لینے دیتے۔ اور ایسے کمینہ اور سنگدل حضرات کے حرکات سے بڑی بڑی اعلےٰ شخصیتیں بھی بہ تقاضائے بشریت ڈانواں ڈول ہو جاتی ہیں۔ اسلیئے اس اہم کام کی طرف کوئی متوجہ نہیں ہوتا۔ اور الٹا منافرت مغائرت کی خلیج کو زیادہ وسیع کرنے میں ان کو مزہ ملتا ہے۔ ورنہ اگر سچے دل سے کوشش کی جائے۔ تو سات کروڑ میں چالیس لاکھ کا کھپ جانا یا چالیس کروڑ میں ۷ کروڑ کا جذب ہو جانا کوئی ناممکن بات نہیں۔ صرف فریقین میں صفائی قلب اور انصاف پسندی۔ بے تعصبی کا عنصر زیادہ ہونا چاہیئے۔ پھر سب خیر ہی خیر ہے۔ کارج راس ہو سکتا ہے۔

کاش کہ میرے ان الفاظ پر کوئی دھیان دے

برر سولاں بلاغ باشد و بس

شذرات

دو آریہ مبلغ دفتر نور میں

۱۵ر اکتوبر کو میں کچھ بیمار تھا۔ اور محرر کو دفتری کاموں کے متعلق کچھ ہدایات دینے کے لئے تھوڑی دیر کے واسطے میں دفتر میں آیا۔ ابھی میں ہدایات دے ہی رہا تھا کہ پنڈت چرنداس صاحب شرما مقامی آریہ سماج کے عہدیدار آریہ سماج کے دو اپدیشکوں کو دفتر نور میں لیکر آئے۔ ان میں سے ایک کا نام غالباً پنڈت دل پتی شرما شاستری اور دوسرے کا نام پنڈت رام سہائے تھا۔ انہوں نے قرآن مجید کے ہندی ترجمہ کے لئے خواہش ظاہر کی۔ جو انہیں دیا گیا۔ انہوں نے ہدیہ دینے کی کوشش کی۔ مگر میں نے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ اس کا ہدیہ یہی ہے۔ کہ آپ اس مقدس کتاب کو شُدھ چت سے پڑھیں۔ ان کے ساتھ بعض دیگر امور کے متعلق بھی تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ میرا خیال ہے۔ کہ وہ اچھا اثر لیکر گئے۔ اور میرا یہ بھی خیال ہے۔ کہ اگر انہوں نے شدھ چت سے اس پوتر پستک کو پڑھا۔ تو انشاء اللہ اس سے ضرور ہی نیک اثر قبول کریں گے۔ خواہشمند غیر مسلم اصحاب کی قرآن مجید کے گورمکھی و ہندی تراجم کے متعلق اکثر درخواستیں آتی رہتی ہیں۔ مگر میرے پاس کوئی ایسا فنڈ نہیں۔ جس سے ضرورت کے وقت ان لوگوں کی اس روحانی پیاس کو بجھانے کا انتظام کیا جا سکے۔ اب تین دوستوں نے جن کا ذکر خیر آپ اسی اخبار میں دوسری جگہ دیکھیں گے۔ توجہ فرمائی ہے۔ اللہ کریم ان کا حامی ہو۔ اور حسنات دارین سے سرفراز فرمائے دوسرے دوستوں کو بھی جلد سے جلد اس کار خیر کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ اگرچہ ہر ایک نیکی اپنے اندر خوبی رکھتی ہے۔ مگر فی زمانناغیر مسلموں کو قرآن مجید کی مقدس تعلیم سے مستفیض کرنا بلاشبہ یہ جملہ نیکیوں کی سرتاج نیکی ہے۔

خوبی بہر حال خوبی ہے

میں نے بعض اخبارات میں پڑھا۔ کہ ۱۴ر، ۱۵ر اکتوبر کو بھینی صاحب میں نام دھاریوں کا ایک بڑا جلسہ ہوا۔ جس میں انہوں نے دیگر مذہبی امور کے علاوہ یہ بھی طے کیا کہ شادی پر ایکروپیہ ۱/۴/۱ چار آنے سے زیادہ خرچ نہ کیا جائے جو ایک خوبی کی بات ہے۔ کیونکہ بیاہ شادیوں کے فضول اخراجات نے کئی لوگوں کو مقروض اور کنگال بنا دیا ہے۔ اور شادی غمی سے بدل گئی۔ ضرورت ہے۔ کہ مسلمان بھی اس طرف توجہ کریں۔ جبکہ ان کا مذہب انہیں سادگی اور سہولت کی تعلیم دیتا ہے۔ کتنا تعجب کہ دیگر اقوام تو قرآنمجید کی اس سیرت کی تعلیم سے خاطر خواہ مستفیض ہوں۔ اور ہم اس سے محروم رہیں۔ مجھے یہ دیکھ کر آوت ہانسی کیسے جل میں مین پیاسی۔ یعنی مجھے یہ معلوم کر کے ہنسی آرہی ہے۔ کہ مچھلی پانی میں پیاسی کیوں؟

مسلمانوں آنکھیں کھولو

۲۰ر اکتوبر کا پرتاب لکھتا ہے۔ کہ فرید آباد سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ آریہ سماج فرید آباد کی کوششوں سے بڈھیماں گاؤں کے دو سو پچاس (۲۵۰) مسلمان اشدھ ہو کر ہندو دھرم میں شامل ہو گئے۔ ان کی شدھی کے وقت بہت سے سرکردہ آریہ سماجی اور دیگر لوگ موجود تھے۔"

مسلمان یقیناً سو رہے ہیں۔ اور سو بھی رہے ہیں گہری غفلت کی نیند میں۔ ہندوؤں کی تعداد ہندوستان میں پہلے ہی بہت زیادہ ہے۔ مگر یہ باہمت قوم اس پر اکتفا نہ کرتی ہوئی اپنی جدوجہد کو دن بدن زیادہ تیز بلکہ تیز تر کر رہی ہے ابھی پچھلے ہی دنوں میں میں یہ لکھ چکا ہوں۔ کہ گوڑ گاواں کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضلع میں تین سو مسلم راجپوتوں کو آریہ بنایا گیا۔ گوڑگاواں یا فرید آباد پر کیا منحصر ہے۔ اگر تمام ہندوستان کی پڑتال کی جائے۔ تو بلا مبالغہ اسکی تعداد ماہواری ہزاروں تک ہوگی۔ قدرت اسی کا لحاظ کرتی ہے۔ جو شخص اسکا لحاظ کرے۔ مستقبل میں وہی قوم صاحب اقتدار ہوگی۔ جس کی تعداد زیادہ ہوگی۔ اب مسلمانوں کو سوچنا چاہیئے۔ کہ وہ اپنا مستقبل روشن بنانا چاہتے ہیں یا تاریک۔ اگر روشن دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں اپنا فرض فوراً ادا کرنا چاہیئے اگر جنگ کا زمانہ نہ ہوتا۔ تو میں نے اس وقت تک اچھوت مشن کھول دیا ہوتا۔ اب انشاء اللہ جنگ کے بعد۔

ہاں یہ انجمنوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اس طرف فوراً توجہ کریں۔ خصوصاً اچھوت اقوام میں تبلیغ کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ ہاں مقابلہ سخت۔ مگر بہادری مقابلہ کرنے میں ہے نہ کہ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھے رہنے سے۔

چھوت چھات کا حامی بھی اور مخالف بھی

۵ر اکتوبر کا پرکاش لکھتا ہے۔ کہ اسے چھوت سمجھیئے یا وہم کہ سری مدن موہن مالویہ جس قدر چھوت چھات کی مخالفت کرتے ہیں۔ اتنے ہی چھوت چھات کے حامی بھی ہیں۔ وہ مالوی ذات کے براہمن کے سوا کسی کے ہاتھ کا کھانا نہیں کھاتے۔ ٹرین پر سفر کے دوران میں نہ پانی پئیں گے نہ کھانا کھائیں گے۔ خواہ چار پانچ روز ہی کیوں نہ لگ جائیں۔ ٹرین سے اترنے کے بعد اشنان کریں گے۔ اور کپڑے بدل کر کھانا کھائیں گے۔ ۱۹۳۰ء میں جب آپ راولپنڈی میں ایک کانفرنس کی صدارت کرنے آئے۔ تو مجھے بتایا گیا۔ کہ ان کے رسوئیے نے لکڑی کو دھوئے بغیر جلا دیا تھا۔ جب شری مالویہ جی کو معلوم ہوا۔ تو انہوں نے اسی وقت اشنان کیا۔ اور گنگا جل چھڑکا۔ کیونکہ ان کے خیال میں جو لکڑی دھو کر جلائی نہیں جاتی۔ وہ اپوتر ہوتی ہے"۔

یہ ہے شدھی کی حقیقت اور شدھی کے حامیوں کا اپنا نمونہ۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک ہندو قوم شدھ ہونے والوں کو اپنے اندر جذب نہیں کر سکی۔ ایسی مثال شاید ہی مل سکے۔ کہ کسی شدھ ہونے والے مسلمان کے ساتھ کسی براہمن یا کشتری نے اپنا ناطہ جوڑا ہو۔ ایک ہی چیز اقوام کو جذب کر سکتی ہے۔ اور وہ ہے مساوات۔ جیسے پنجابی میں روٹی اور بیٹی کا رشتہ کہتے ہیں۔ یعنی مل کر کھانا اور باہمی رشتے ناطے کرنے۔ اور یہ بات سوائے اسلام کے آپ کو کہیں بھی نہیں ملے گی۔ یہ ماننا ہی پڑیگا۔ کہ اسلام کا ہاضمہ بہت تیز ہے۔ ع

ہر چیز کہ دکان نمک رفت نمک شد

اور یہ ہو بھی کیوں نہ جب قرآن مجید کا یہ ارشاد ہے۔ کہ اکرمکم عند اللہ اتقکم۔ یعنی تم میں وہی زیادہ معزز ہے۔ جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ کہلانے والے اچھوت لوگ اگر حقیقی معنوں میں اپنی مجلسی بلندی اور مساوات چاہتے ہیں۔ تو انہیں یہ نعمت صرف اسلام کی آغوش ہی میں مل سکے گی۔

مقامِ حیرت

دہلی کی ایک تازہ اطلاع سے ظاہر ہے۔ کہ صوبہ دہلی میں ۱۹۳۹ء میں ۳۶۷ کتابیں شائع ہوئی تھیں۔ اور ۱۹۴۰ء میں ۲۶۶۔ جن میں ۱۸۹ طبع زاد تھیں۔ ہندی میں ۱۷۹ کتابیں شائع ہوئیں۔ اردو کتابوں کی تعداد ۴۳ اور انگریزی کی ۲۴۔ صوبہ دہلی ایک طرح سے اردو کا مرکز ہے۔ وہاں اردو کی کتابوں کی اشاعت کی یہ کمی یقیناً حوصلہ شکن ہے۔ یہ دنیا جدوجہد کی ہے۔ جو کھٹکھٹائیگا وہ پائے گا۔ اس حالت میں ہمیں ہندی کے حامیوں پر گلہ کیوں ہو۔ گلہ تو ہمیں اپنے آپ پر کرنا چاہیئے۔ مسلمانوں کا قریباً سب مذہبی لٹریچر اردو میں ہے۔ ان کا موجودہ کلچر بھی کافی حد تک اردو کے طفیل ہی بنا ہے۔ اگر ہم نے اردو کی طرف سے بے پرواہی اختیار کی۔ تو یقیناً ہمارے تمدن اور تہذیب کو ایک ناقابل برداشت دھکا لگیگا ابھی وقت ہے سمجھنے کا۔ ورنہ ع

پھر پچھتائے ہوت کیا جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

نور کے ناظرین

کاغذ بہت گراں ہے۔ بلکہ گراں در گراں ہے۔ اور نور کے ناظرین نور کی توسیع کی جانب سے بالکل بے پرواہ ہیں۔ توسیع اشاعت تو الگ رہی۔ ابھی اکثروں نے نور کا سالانہ چندہ بھی ادا نہیں کیا۔ ان کا اخلاقی فرض ہے۔ کہ وہ جلد از جلد نور کا سالانہ چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما کر دفتر کو شکریہ کا موقعہ دیں۔ افریقہ کے دوستوں نے بھی کئی سالوں سے اپنا چندہ ادا نہیں کیا۔ براہ کرم وہ بھی جلد توجہ فرمائیں۔ بوجہ گرانی کاغذ اخبار کے لئے انتہائی نازک وقت ہے۔ یہی موقعہ ہے مدد کرنے کا۔ ورنہ پھر مدد پر آنے سے کیا فائدہ۔

پنڈت مالویہ کا صحیح مشورہ

پنڈت مدن موہن مالویہ نے گذشتہ دنوں الہ آباد یونیورسٹی میں تقریر کرتے ہوئے طلباء سے کہا۔ کہ "یاد رکھو۔ ہم ایک قوم ہیں۔ اور ہمارا ایک ہی مقصد ہے۔ ہندوستان ہندوؤں مسلمانوں۔ پارسیوں۔ عیسائیوں اور سکھوں سب کا مادرِ وطن ہے۔ ہندو راج یا مسلم راج کے دن گئے۔ اب تو "ہندوستانی راج ہوگا"۔ پنڈت مدن موہن مالویہ کے خیالات میں یہ انقلاب بہت ہی مبارک ہے۔ باقی رہا یہ سوال کہ اس کا کریڈٹ تحریک پاکستان کو ملنا چاہیئے۔ یا مالویہ جی کو۔ یہ ایک تصفیہ طلب مسئلہ ہے۔ ہاں میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ اگر دیگر ہندو سبھائی لیڈروں کے خیالات میں بھی یہی انقلاب آ سکے۔ تو ہندو مسلم سوال آج ہی طے ہو سکتا ہے۔ ہندوستان کو جب بھی حکومت خود مختاری یا سوراج یا ہوم رول ملیگا۔ وہ ہندو مسلم سبکا سانجھا ہوگا۔ اگر ان میں سے کوئی بھی خود غرضی سے کام لے گا۔ تو حکومت خود مختاری یا سوراج اتنا ہی دور ہوگا۔ جتنا کہ اب ہے۔

ہندو کس کو کہتے ہیں

۱۹ر اکتوبر کا شیر پنجاب لکھتا ہے۔ کہ ہم بھائی صاحب (بھائی پرمانند سے مراد ہے) سے پوچھتے ہیں۔ کہ "ہندو تو" کیا ہے۔ "مسلمان تو اسلام کے پیرو ہیں"۔ ساری دنیا کے مسلمان ایک کتاب کو۔ اور ایک خدا کو۔ ایک رسول کو مانتے ہیں۔ خواہ باقی اعتقادات میں ان کے درمیان اختلافات بھی ہوں۔ ہندوؤں کی باہم کونسی چیز سانجھی ہے۔ کیا سارے ہندوؤں کی زبان ایک ہے؟ لباس ایک ہے؟ خوراک ایک ہے؟ فلسفہ ایک ہے؟ ذات ایک ہے؟ کوئی تصور ایک ہے؟ ورن ایک ہے؟ کلچر ایک ہے؟ تہذیب ایک ہے؟ عقائد ایک سے ہیں؟ خدا ایک ہے؟ کوئی دیوتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ہے؟ کیا ان میں روٹی بیٹی کی سانجھ ہے؟ سنگت پنگت کی سانجھ ہے؟ آخر کوئی ایک نقطہ تو بتائیے جو سب کا مشترکہ ہے۔ اور جس پر سب متفق ہیں؟ ان کی پانچہزار سال سے پہلے کی کوئی روایت اور تاریخ بھی سانجھی نہیں۔ آخر "ہندو تو" ہے کیا چیز؟ ہندو قومیت کے جذبہ سے ہمیشہ ناآشنا رہے۔ مدراس کے ہندوؤں کا پنجاب کے ہندوؤں سے اور بنگالیوں کا مدراس کے ہندوؤں سے کوئی تعلق نہیں۔ نہ انہیں باہم کسی قسم کی ہمدردی ہے۔ ہندو کون ہے۔ ہندو سبھا کی تعریف کے مطابق جو مسلمان یا عیسائی نہیں۔ آخر یہ کیا تعریف ہے؟ نہ پہلے ان میں "ہندو تو" تھا نہ ہے۔ وہ کبھی من حیث القوم کسی ہندوؤں کے دشمن یا بیرونی حملہ کے خلاف متحد نہیں ہوئے؟ بلکہ محمد بن قاسم کو سندھ پر قبضہ کر لینے کی دعوت ہندوؤں نے دی۔ راجہ داہر کو جنگ نہ کرنے اور اہنسا کے اصول کے سامنے سر جھکا دینے پر مجبور ہندوؤں نے کیا۔ اور اس کے نہ ماننے کی صورت میں اسے کسی قسم کی امداد دینے سے انکار ہندو "رشیوں" نے کیا۔ آج کل کا سب سے بڑا ہندو "لنگوٹی والا باپو" گاندھی ہے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ اگر سوراجیہ مل گیا۔ تو ہم بیرونی حملہ آوروں سے ملک کی حفاظت کرنے کے لئے فوج اور پولیس نہیں رکھوں گا۔ یعنی اگر اس فلسفہ کے پیرو ہندوؤں کے ہاتھ میں عنانِ حکومت بھی آجائے۔ تو وہ اسے سنبھال نہ سکیں گے۔ آپ کے خیال میں "ہندو تو" کا تصور خواہ کچھ ہو۔ مہاتما گاندھی کا "ہندو تو" وہی ہے۔ جو راجہ داہر کے مذہبی مشیروں کا تھا۔ آپ کو یہ بھی معلوم نہیں۔ کہ آپ کا فلسفہ گیتا کا فلسفہ ہے۔ یا بودھ کا ہے۔ یا جین مت کا؟ سوامی دیانند گیتا کے بھی قائل نہیں تھے۔ ویدوں کی تعلیم اور معانی کے متعلق آریوں۔ سناتنیوں اور وام مارگیوں میں زمین و آسمان کے اختلاف پائے جاتے ہیں۔ آخر وہ وحدت کا رنگ کیا ہے۔ جس میں آپ ساری ہندو جاتی کو رنگنا چاہتے ہیں؟

نور:۔ یہ امر واقعہ ہے۔ کہ آج تک کوئی بڑے سے بڑا مدبر اور مفکر ہندو بھی ہندویت یا ہندو دھرم کی کوئی جامع تعریف نہیں کر سکا۔ جو سب پر حاوی ہو سکے۔ کوئی تناسخ کہتا ہے۔ کوئی وید اور کوئی گئو پوجا وغیرہ مگر ان میں سے کوئی بات بھی سب پر حاوی نہیں ہے۔ اگر ایک گروہ تناسخ کو مانتا ہے۔ تو دوسرا نہیں۔ یہی ویدوں اور گائے کی پوجا کے متعلق حال ہے۔ اگر اس شق میں ہندو مدبر ایک اور شق کا بھی اضافہ کر لیں۔ تو کیا تعجب کہ بات بن جائے۔ اور وہ شق ہے "مسلمانوں سے اختلاف رائے" اس میں قریباً قریباً ہندوؤں کے سبھی فرقے آسکتے ہیں۔

تبلیغ کا اہم پہلو

گو ہر ایک نیکی اپنے اندر خوبی رکھتی ہے۔ مگر فی زمانا غیر مسلموں کو کلام مجید کی مقدس تعلیم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے آگاہ کرنا یقیناً یہ جملہ نیکیوں کی سرتاج نیکی ہے۔ کلام مجید کے گورمکھی ہندی تراجم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گورمکھی سیرت کے غیر معمولی مفید اور اہم تبلیغی لٹریچر نے غیر مسلم احباب پر جو غیر معمولی اثر ڈالا۔ اپنے تو اپنے۔ الحمد للہ۔ بیگانے تک بھی اس کے معترف ہیں۔ کئی ایک خواہشمند سکھوں اور ہندوؤں کی یہ مقدس لٹریچر حاصل کرنے کے لئے درخواستیں آئی ہوئی تھیں۔ ان کی اس روحانی پیاس کو بجھانے کے لئے اس وقت تک جن دوستوں اور بزرگوں نے توجہ فرمائی وہ بلاشبہ زیادہ سے زیادہ شکریہ اور دعاؤں کے مستحق ہیں۔ اور ان کے اسماء گرامی مع شکریہ درج ذیل ہیں:۔

(۱) آنریبل سر ڈاکٹر چودھری محمد ظفر اللہ خانصاحب بہادر ۵/ ۲۵ پچیس روپے
(۲) مکرم و معظم جناب نواب اکبر یار جنگ بہادر ۵/ ۲۵ پچیس روپے
(۳) مکرم و معظم جناب ڈاکٹر برکت علی صاحب ۵/ ۲۵ پچیس روپے

یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ اس رمضان شریف میں ان دوستوں کے لئے میرے دل سے کتنی دعائیں نکلیں۔ اب میں دوستوں سے بھی یہ درخواست کر رہا ہوں۔ کہ وہ ازراہِ کرم ان احباب کے لئے خصوصیت سے دعا فرماویں۔ کہ خداوند تعالےٰ ان بھائیوں کو حسنات دارین سے سرفراز فرمائے۔ یہ صحیح ہے۔ کہ میرے مکرم و معظم بھائی جناب ڈاکٹر برکت علی صاحب سلسلہ احمدیہ سے تعلق نہیں رکھتے۔ مگر ان کے دل میں ایڈیٹر نور کے کام کی خاص قدر ہے۔ اور وہ ہمیشہ ہی تبلیغی کاموں میں میرا ہاتھ بٹاتے رہتے ہیں۔ اگر ان جیسے ایک درجن بھائی بھی مجھے میسر آسکیں۔ تو یقیناً میں خداوند کریم کے فضل و کرم سے تبلیغی نقطۂ نگاہ سے کم از کم پنجاب میں کافی حد تک انقلاب لا سکتا ہوں۔ جناب ڈاکٹر برکت علی صاحب کی فیاضی سے صرف یہ عاجز ہی مستفیض نہیں ہو رہا۔ بلکہ مسلمانوں کے اور بھی کئی ایک تبلیغی اور تعلیمی ادارے اور پھر لطف کی بات یہ کہ ڈاکٹر صاحب موصوف کوئی مالدار نہیں۔ سچ ہے۔ تونگری بدل است نہ بمال۔ ہاں ان کے دل میں ترقی اسلام کے لئے درد ضرور ہے ایسے بھائی کے لئے دل کی گہرائیوں سے جو دعائیں نکل سکتی ہیں۔ وہ کسی تشریح کی محتاج نہیں۔

"نور" کا آئندہ پروگرام

آج کل کاغذ غیر معمولی گراں ہے۔ اور پھر مشکل یہ کہ دن بدن گراں در گراں ہو رہا ہے۔ بڑے بڑے کثیر الاشاعت اخبارات جنہیں قومی سرپرستی کے بھی غیر معمولی ذرائع حاصل ہیں۔ بوجہ گرانی کاغذ ان کے بھی چھکے چھوٹ رہے ہیں۔ اور پھر بچارا نور تو ہے ہی کس شمار و قطار میں۔ جس کے شاندار کام کی طرف قوم نے شاید ہی کبھی توجہ کی ہو۔ لہٰذا اس موجودہ کاغذ کی گرانی میں میں مجبور ہوں۔ کہ آئندہ کے لئے بجائے بارہ ۱۲ صفحوں کے آٹھ صفحوں پر نور کو نکالوں موجودہ حالات میں اگر آٹھ صفحے بھی نبھ سکیں۔ تو بھی غنیمت ہاں اگر دوستوں نے اپنے فرض کو پہچانا۔ تو پھر مجھے بارہ صفحوں کے رکھنے میں نہ صرف دریغ نہ ہوگا۔ بلکہ خوشی۔

ہندوستان میں ۲۲۷ زبانیں

سر جارج گرفسین نامی ایک سجن حال ہی میں ۸۰ سال کی عمر میں پرلوک سدھارے ہیں۔ آپ ہندوستان اور ایشیا کی زبانوں کے ماہر تھے۔ دس سال ہوئے۔ انہوں نے ایک کتاب "ہندوستانی زبانوں کا بیان" شائع کی۔ یہ کتاب ۲۶ حصوں پر مشتمل ہے۔ اور اسے مکمل کرنے میں انہیں ۲۳ سال لگے۔ اس کتاب میں ہندوستان کی ۲۲۷ زبانوں کا ذکر ہے۔ جن میں سے ۱۷۹ تو لکھی پڑھی جاتی ہیں اور ۴۸ صرف بات چیت میں استعمال ہوتی ہیں۔ (کرانتی)

۳۵۰۰ ڈالر سالانہ آمدنی

موٹیو ٹیلر امریکہ کے ایک مشہور ماہر ہیں۔ وہ سال میں ۳۵۰۰ ڈالر اس بات سے کماتے ہیں۔ کہ وہ ریڈیو پر میاں بیوی کو گھر بار جھگڑوں کو سلجھانے کے طریقے بتاتے ہیں۔ حال ہی میں انہوں نے نیویارک کی ۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکھ مذہب میں پردہ کی تعلیم

(۱)

اسلام اور سکھ مذہب میں بہت سی باتیں ایسی ہیں۔ جو آپس میں مشترک ہیں۔ مثلاً توحید باری تعالیٰ۔ شرک سے نفرت۔ تعدد ازدواج۔ بیوگان کی شادی اور ذات پات و مسئلہ چھوت چھات کا رد وغیرہ بہت سے ایسے مسائل ہیں۔ جو اسی بات پر دلالت کرتے ہیں۔ کہ سکھ مذہب دوسرے مذاہب کی نسبت اسلام کے بہت قریب ہے۔

گوردوارہ ٹربیونل کے فاضل ججوں نے تو اپنے ایک فیصلہ میں یہاں تک لکھ دیا ہے۔ کہ:۔

"بعض لوگوں کا خیال ہے۔ (دیکھو ہیوز صاحب کی ڈکشنری آف اسلام) کہ گورو نانک صاحب نے اپنے بعض مخصوص سدھانت اسلام سے اخذ کئے ہیں۔ یہ پکی بات ہے۔ کہ انہوں نے اپنے آپ کو اسلام کے خلاف ظاہر نہیں کیا۔ اور ایک مسلمان فقیر کے لباس میں مکہ شریف کی یاترا بھی کی۔" (فیصلہ اداسی سکھ نہیں صـ۲۲)

سکھ مذہب اور اسلام کا جن مسائل میں اشتراک ہے۔ ان میں سے ایک مسئلہ "غض بصر" یعنی پردہ کا مسئلہ بھی ہے۔ گو موجودہ سکھ صاحبان کا عام طرز عمل اس کے خلاف ہے۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ گورو گرنتھ صاحب و دیگر سکھ کتب میں پردہ کا حکم صریح الفاظ میں موجود ہے۔ غیر مردوں اور غیر عورتوں کو دیکھنے اور ان سے میل وجول قائم کرنے کو ناجائز بلکہ نسلوں کی تباہی کا باعث قرار دیا گیا ہے۔ میں اپنے اس مضمون میں چند ایک ایسے حوالجات پیش کروں گا۔ جو اس بات کو واضح کرتے ہیں۔ کہ یہ مسئلہ بھی اسلام اور سکھ مذہب میں مشترک ہے۔

قرآن شریف میں مسلمان مردوں اور عورتوں کو یہ حکم دیا گیا ہے۔ کہ جب وہ بازاروں میں چلیں۔ تو اپنی نظروں کو نیچے رکھا کریں۔ اور مسلمان عورتوں کو اسلام کا یہ بھی حکم ہے۔ کہ جب وہ بازاروں میں چلیں۔ تو اپنے چہروں کو ڈھانپ کر چلیں۔ گویا غیر محرم مرد اور غیر محرم عورت کو اس بات سے منع کیا گیا ہے۔ کہ وہ ایک دوسرے کو دیکھیں۔ یہی تعلیم سکھ کتب میں موجود ہے۔ چنانچہ گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے:۔

"پر تریا روپ نہ پیکھے نیتر"

(گوڑی سکھمنی محلہ ۵ صـ۲۷۴)

یعنی غیر محرم عورت کو مت دیکھو۔

یہ حکم بالکل صاف ہے۔ اور اسی بانی میں ہے۔ جسکو عموماً سکھ صاحبان روزانہ پڑھتے رہتے ہیں۔ اور تمام سکھوں کا خزانہ یقین کرتے ہیں۔ یعنی ان کا اس کلام کے متعلق یہ عقیدہ ہے۔ کہ اس پر عمل کرنے سے انسان کی ہر قسم کی تکلیف خواہ دینی ہو یا دنیوی۔ بدنی ہو یا قلبی۔ روحانی ہو یا جسمانی دور ہو جاتی ہے۔ اور انسان کو اطمینان قلب حاصل ہو جاتا ہے۔ پس ایسے کلام میں پردہ کا حکم ہونا اور صریح الفاظ میں لکھا ہونا کہ غیر محرم عورتوں کو اپنی آنکھوں سے مت دیکھو اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ اس میں انسان کو بہت بڑی برائی سے بچنے کا علاج بتایا گیا ہے۔ کیونکہ زنا کاری کی ابتدا جو ایک بہت ہی برا اور مکروہ جرم ہے۔ اسی سے ہوتی ہے۔ پھر یہیں پر ہی بس نہیں کیا گیا۔ بلکہ اسی سکھمنی میں یہ بھی بتلایا گیا ہے۔ کہ جو لوگ غیر محرم عورتوں کی طرف دیکھتے ہیں۔ ان کی آنکھیں اپنے اصل مقصد سے ہٹ کر ناپاکی کی طرف لگ جاتی ہیں۔ اور اس طرح وہ ناپاک ہو جاتی ہیں۔ جیسا کہ مرقوم ہے۔ کہ:۔

مستھیا نیتر پیکھت پر تریا روپ

(گوڑی سکھمنی محلہ ۵ صـ۲۶۹)

حضرت بابا نانک صاحب نے بھی غیر محرم عورتوں کی طرف دیکھنا آنکھوں کی ناپاکی قرار دیا ہے۔ جیسا کہ گرنتھ صاحب میں ان کا مندرجہ ذیل قول درج ہے:۔

اکھیں سوتک ویکھنا پر تریا پر دھن روپ

(آسا محلہ ۱ صـ۴۱۷)

ان مندرجہ بالا واضح فرمانوں کی موجودگی میں ہماری سکھ بہنوں اور ماتاؤں کا بغیر پردہ کے پھرنا گورو گرنتھ صاحب کے ان احکام کے خلاف جاتا ہے۔ اگر ہمارے سکھ دوست اپنی مستورات کو پردہ کی تلقین کریں۔ تو یقیناً یقیناً وہ مردوں کے لئے گورو گرنتھ صاحب کے ان مندرجہ بالا احکام پر عمل کرنے میں بہت بڑی آسانی پیدا کردیں گے۔ کیونکہ موجودہ صورت میں ایک طرف گورو گرنتھ صاحب میں یہ حکم مرقوم ہونا کہ غیر عورتوں کی طرف مت دیکھو۔ اور دوسری طرف خود سکھ عورتوں کا بے پردہ مردوں کے سامنے آنا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔

اگر کسی غیر مرد کی کسی غیر عورت پر اچانک نظر پڑ جائے تو اس صورت میں سکھ مذہب کا یہ حکم ہے:۔

"دیکھ پرایاں چنگیاں ماواں بھینیاں دھیاں جانے"

(واراں بھائی گورداس وار ۲۹ پوڑی ۱۱)

یعنی غیر محرم عورتوں میں سے اگر کسی پر تمہاری اچانک نظر پڑ جائے۔ تو اس صورت میں اگر وہ عورت عمر رسیدہ ہے۔ تو تم اس کو اپنی ماتا خیال کرو۔ اگر وہ ہم عمر ہے۔ تو اپنی بہن تصور کرو۔ اور اگر کم عمر ہے۔ تو اپنی بیٹی یقین کرو۔

اگر کوئی آدمی عمداً غیر عورتوں کی طرف دیکھنے کی کوشش کرے گا۔ تو ایسے شخص کے لئے گورو گرنتھ صاحب کا مندرجہ ذیل ارشاد ہے:۔

لے پھاہے راتی ترہے پر بھ جانے پرانی
تکے نار پرائیاں لک اندر جانی
سنی دیکھ وکھم تھائیں مٹھا مد مانی
کرسی آپو اپنی پچھو تانی
عزرائیل فریشتہ تل پیڑے گھانی

(گوڑی محلہ ۵ صـ۳۱۵)

یعنی جو لوگ غیر محرم عورتوں کو چھپ چھپ کر دیکھنے کی کوشش کریں گے۔ ان کو خدا کا فرشتہ عزرائیل بہت سخت سزا دیگا۔

اس کے علاوہ گورو گوبند سنگھ صاحب نے غیر محرم مرد اور غیر محرم عورت کا خلوت میں بیٹھنا بھی ناجائز قرار دیا ہے جیسا کہ ان کا ارشاد ہے:۔

صـ۳۱۶

"غیر عورت کے پاس خلوت میں مت بیٹھو" (بچتر ناٹک گرنتھ)

ان مندرجہ بالا گورو گرنتھ صاحب کے شبدوں میں مردوں کے لئے حکم ہے۔ کہ وہ غیر محرم عورتوں کی طرف مت دیکھیں۔ اور نہ ان کے پاس خلوت میں بیٹھیں۔

عورتوں کے متعلق بھی سکھ کتب میں یہ مرقوم ہے کہ وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر محرم مردوں کی طرف مت دیکھیں۔ جیسا کہ لکھا ہے:۔

"عورت غیر مرد کی طرف مت دیکھے"

(گورمت سدھاکر مصنفہ سردار کاہن سنگھ ناگرہ ص۴۷۶)

گورو گرنتھ صاحب میں یہ بات بھی مرقوم ہے۔ کہ عورت کی فطرت میں یہ بات داخل ہے۔ کہ جب اسے غیر مرد نظر آئے وہ پردہ کیا کرتی ہے:۔

کواری کنیا جیسے سنگ سہیری
پریا بچن اپہاس کہو
جو سُرجن گرہ بھیتر آیو
تب مکھ کاج لجو

(محلہ ۵ ص۱۲۰۳)

یعنی جب کوئی غیر مرد گھر میں آئے۔ تو عورت شرم کے باعث اپنا چہرہ ڈھانپ لیتی ہے۔

اسی طرح گورو گوبند سنگھ صاحب کا یہ حکم بھی سکھ کتب میں درج ہے:۔

"آٹھ برس۔ دس برس۔ تیرہ برس سے عورت کو بے پردہ رہنا بہت بُرا ہے۔..... عورت کو چاہیئے۔ کہ وہ غیر مرد کو آگ کے برابر سمجھے۔ اور اپنے بزرگوں کی عزت رکھے"۔ (نجے مکت ص۱۳۷)

اس کے علاوہ سدھرم مارگ گرنتھ میں یہ مرقوم ہے:۔

"ننگے کو کپڑے دو۔ اور ننگی عورت کو مت دیکھو" ص۱۶۹

غیر مرد اور غیر عورتوں کے میل جول کو بھی صریح الفاظ میں ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ اور اسکو نسلوں کی تباہی اور خاندانوں کی بربادی کا باعث تسلیم کیا گیا ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے:۔

پردھن پرداراپرنندا
ان سیوں پریت نوار

(محلہ ۵ ص۳۷۹)

یعنی غیر عورتوں سے میل وملاپ مت قائم کرو۔ اور دوسرے کی بلاوجہ مخالفت (نندا) بھی مت کرو۔ غیر عورتوں سے میل جول کا پہلا نقصان یہ بتلایا گیا ہے۔ کہ اس سے انسان خود بھی تباہ ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے:۔

پردھن پرداراسیوں رچیو
برتھا جنم سراوے

(محلہ ۹ ص۶۳۳)

یعنی جو لوگ غیر عورتوں سے تعلقات قائم کرتے ہیں۔ وہ اپنا آپ تباہ کر لیتے ہیں۔

غیر عورتوں سے تعلقات قائم کرنے کا دوسرا نقصان گورو گوبند سنگھ صاحب نے نسلوں کی تباہی اور خاندانوں کی بربادی قرار دیا ہے۔ جیسا کہ ان کا مندرجہ ذیل ارشاد کئی کتب میں موجود ہے:۔

مُسلی ڈومنی دوتی چیلی
دھچارن جو پھرے اکیلی
اور جو اَنْ وَرَن کی نار
اُن سے سنگھ نہ کرے پیار
پیار کرے ہووے کل ہانی
تاں تے ان کو تجو گیانی

(گورمت سدھاکر ص۴۶۸۔ رہت نامہ بھائی دیا سنگھ ص۲۰۔ خالصہ رہت پرکاش ص۱۶)

اس مندرجہ بالا فرمان کا خلاصہ مطلب یہی ہے۔ کہ آپ نے غیر عورتوں اور غیر مردوں کے میل جول کو ممنوع قرار دیا ہے۔ اور اس طریق کو خاندانوں کی تباہی اور نسلوں کی بربادی کا موجب تسلیم کیا ہے۔ جو ایک کھلی کھلی حقیقت ہے۔

گورو گوبند سنگھ صاحب نے عورتوں سے گانا سننا بھی ممنوع قرار دیا ہے۔ جیسا کہ ان کا فرمان ہے۔

تریا راگ سنے چت لائے
سنو لال سو جم پور جائے

(تنخواہ نامہ نند لال ص۱۳)

یعنی جو عورتوں سے راگ گانا سنے گا۔ وہ جم پوری یعنی جہنم میں جائے گا۔

یہ مندرجہ بالا تمام حوالہ جات پردہ کی تلقین صریح الفاظ میں کر رہے ہیں۔ آج اگر ہمارے سکھ دوستوں کا طرزِ عمل پردہ کے خلاف نظر آرہا ہے۔ تو یہ کوئی حیرانگی کی بات نہیں۔ گیانی گیان سنگھ صاحب کی مندرجہ ذیل رائے اس معاملہ پر آسانی سے روشنی ڈالتی ہے:۔

"افسوس ہے کہ سکھوں کا مذہب فی زمانہ اپنے پیشواؤں کی تعلیم سے قریب قریب بالکل برعکس ہے"۔ (تواریخ گورو خالصہ اردو حصہ دوم ص۶۰)

(گیانی) عباد اللہ مبلغ سلسلہ احمدیہ از قادیان۔

بقیہ مضمون ص۲ ۔ لڑکی تھی۔ جو باتیں ایک سراپا حسین عورت میں ہونی چاہئیں۔ وہ سب اس میں بدرجہ کمال موجود تھیں طبع سلیم۔ ذہن رسا۔ فکر بلیغ۔ اور عقل نکتہ سنج کے لحاظ سے بھی آپ سے بہتر قبیلہ بنو اسلم میں کوئی عورت نہ تھی۔

اشاعت اسلام حضرت ناجیہ کو اشاعت اسلام سے بے پناہ دلچسپی تھی۔ ان کا یہ معمول تھا۔ کہ مہینہ میں دو مرتبہ مختلف قبائل کی عورتوں کے پاس جایا کرتی تھیں۔ اور ان کے سامنے اسلام کے فضائل و محاسن بیان کرتی تھیں۔ ان کی تقریر نہایت دلچسپ ہوتی تھی۔ جب وہ عورتوں کی مجلس میں تقریر کرتیں۔ تو ایک سکوت طاری ہو جاتا۔ اور جب تک تقریر ختم نہ ہوتی۔ عورتیں ہمہ تن متوجہ رہتی تھیں۔ اس کمال خطابت کے ساتھ ہی ان کا طرزِ عمل ہر امیر غریب عورت کے ساتھ نہایت درد آمیز تھا۔ جب ان کو یہ معلوم ہوتا۔ کہ فلاں قبیلہ کی عورت بیمار ہے۔ اور اس کا کوئی ہمدرد نہیں ہے۔ تو وہ بیتابانہ اس کے پاس پہنچ جاتیں۔ اور جب تک اسے آرام نہ ہوتا۔ روزانہ اس کے لئے کھانا بھیجتیں۔ اور اسکی تیمارداری کا فرض انجام دیتی تھیں ان کی یہ ہمدردی صرف مسلمان عورتوں تک ہی محدود نہ تھی بلکہ وہ ہر قوم کی غریب عورتوں کی خدمت اپنا فرض سمجھتی تھیں۔ اور ان کی اس ہمدردی کی وجہ سے ہر قبیلہ کی عورتیں ان کی بے حد عزت کرتی تھیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ حضرت عبداللہ ابن ابوبکرؓ بیان فرماتی ہیں۔ میں نے ناجیہ سے زیادہ خلیق۔ ہمدرد اور جفاکش کسی عورت کو نہیں دیکھا۔ وہ بے انتہا ذہین۔ تیز طبیعت اور انکسار پسند تھی۔ اسے اشاعت اسلام سے بے پناہ عشق تھا۔ اسکی سعی حسنہ سے تقریباً ایک سو بارہ عورتیں اسلام میں داخل ہوئیں۔ وہ اگرچہ ایک دولتمند باپ کی بیٹی تھی۔ مگر اس کے مزاج میں نخوت اور غرور کا نام و نشان تک نہ تھا۔ اس کا حافظہ اس قدر تیز تھا۔ کہ کسی بات کو غور سے سننا اور حفظ ہو جانا دونوں باتیں اس کے واسطے ایک تھیں۔

شادی ۲۲ر رمضان سنہ ۱۱ ہجری کو حضرت ناجیہ کی شادی حضرت جریر بن عبداللہ کے ساتھ ہوئی۔ حضرت جریرؓ یمن کے شاہی خاندان کے رکن اور قبیلہ بنو عامر کے سردار تھے۔ جب یہ قبول اسلام کے لئے حضور آقائے نامدار کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو آپ نے پوچھا۔ کیسے آنا ہوا۔ انہوں نے عرض کیا۔ کہ اسلام قبول کرنے کے لئے۔ حضورؐ نے ان کے بیٹھنے کے لئے اپنی چادر بچھا دی اور مسلمانوں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کرے۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

۵۹۶۹ء منکہ حسین بی بی زوجہ میاں عمر دین صاحب عمر ۷۵ سال تاریخ بیعت قریباً ۱۹۰۴ء ساکن شہر سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/۸/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ مجھے اپنے خاوند سے مبلغ یکصد روپیہ حق مہر میں دیئے ہیں۔ جس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس ۳۳/- روپے کی مالیت کا زیور ہے۔ اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ کل روپیہ ۹۹/۵/۴ روپے میری وصیت کا بنتا ہے۔ جو کہ نقد داخل خزانہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی الامتہ حسین بی بی زوجہ عمر دین شہر سیالکوٹ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد اللہ دتا سکرٹری انجمن احمدیہ شہر سیالکوٹ

۵۹۶۵ء۔ منکہ عمر دین ولد منصبدار صاحب قوم ارائیں پیشہ زراعت عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء سکنہ شہر سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/۸/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد غیر منقولہ قریباً ایک گھماؤں اراضی ہے۔ جس کے کچھ حصہ میں باغیچہ ہے۔ اور کچھ خالی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت میں ۲۰۰/- روپیہ نقد داخل خزانہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی اور منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ نیز میرے مرنے پر اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد مہر عمر الدین نشان انگوٹھا۔ گواہ شد اللہ دتا سیکرٹری انجمن احمدیہ شہر سیالکوٹ۔

۵۸۳۶ء۔ منکہ صفیہ بیگم زوجہ مولوی فضل الٰہی صاحب قوم آرائیں عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی سکنہ ناصر آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ کنجیجی ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۱۱/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک عدد ہار نقرئی۔ چھن کنگن نقرئی دو عدد پازیب نقرئی دو عدد آٹھ عدد چوڑیاں نقرئی دو عدد کڑے نقرئی وزنی ۵۳ تولہ قریباً قیمتی اندازاً ۳۵ روپے۔ گلوبند طلائی قیمتی ۷۰/- روپے انگوٹھی طلائی ایک عدد و کانٹے طلائی وزن اندازاً ۵ ماشہ قیمتی ۱۵/- روپے۔ مبلغ ۲۰۰/- روپیہ مہر بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ لہذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ تحریر کردی ہے۔ کہ سند رہے۔ میرے مرنے پر کوئی جائیداد اور ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں ایسی رقم اپنی زندگی میں یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بدوصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔

الامتہ صفیہ بیگم بقلم خود
گواہ شد فضل الٰہی خاوند موصیہ
گواہ شد چودھری فیض احمد انسپکٹر بیت المال

۵۸۳۵ء۔ منکہ فضل الٰہی ولد مولوی رحمت علی صاحب قوم آرائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی سکنہ ناصر آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ کنجیجی ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۳/۴۱ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری آمد سالانہ بصورت کاشتکاری اندازاً ۴۰۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد فضل الٰہی ناصر آباد اسٹیٹ۔ گواہ شد چودھری عبدالمومن خاں۔ گواہ شد چودھری فیض احمد انسپکٹر بیت المال۔

عقلمندی یہ ہے!

کہ آپ آئندہ خطرات سے ہوشیار رہیں۔ کون جانتا ہے، کبھی کسی کا یونہی چلتے چلتے پاؤں پھسل جاوے۔ کہیں دروازے میں ہاتھ آجاوے۔ چاقو سے زخم ہوجاوے۔ یا کہیں کانٹا لگ جاوے۔ یا معمولی سی رگڑ بھی زہریلی ثابت ہو۔ مچھر۔ مکھی۔ بھڑ۔ بچھو وغیرہ کا ڈنگ لگ جاوے۔ آگ وغیرہ سے کوئی حصہ جسم کا جل یا جھلس جاوے۔ کچھ کھانے پینے کی غلطی سے اچانک کہیں باہر ہی پیٹ درد ہو جاوے۔ جی متلاوے یا دست وقے لگ جاویں۔ کہیں گرمی یا ہوا لگنے سے سردرد ہو۔ دانت درد۔ کان درد۔ نزلہ یا زکام وغیرہ ہو ایسے وقت کے واسطے ہر ایک کو ضروری ادویات رکھنی ہی چاہئیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہر وقت اتنا سامان کون رکھ سکتا ہے۔ مگر شکر ہے خدا کا کہ اسکی مہربانی سے لاہور کے مشہور و معروف وید پنڈت ٹھاکر دت شرما وید نے ایک ایسی چیز امرت دھارا ایجاد کردی ہے۔ جو ان تمام حادثات و امراض بلکہ اور بھی چھوٹی بڑی امراض اندرونی و بیرونی کو کھانے و لگانے سے دور رکھتی ہے۔ اور اسکی چھوٹی سی شیشی جیب کے ایک کونے میں رہ سکتی ہے۔ عقلمندی اس بات میں ہے کہ آپ ہمیشہ اس کو پاس رکھیں۔ بہت سے خرچ۔ تکلیف۔ تشویش سے آپ کو بچاویگی۔ امیر و غریب سب رکھیں قیمت بھی بہت نہیں۔ چھوٹی شیشی صرف آٹھ آنے نصف شیشی ایکروپیہ چار آنہ اور بڑی شیشی دو روپے آٹھ آنے

کفایت شعاری اس میں ہے

کہ آپ اصلی چیز کو خریدیں۔ کیونکہ اصل چیز کی ایک بوند وہ کام کرسکتی ہے۔ جو نقل کی دس بوند کریں۔ اور یہ بھی ممکن ہے۔ کہ بعض اوقات نہ کریں۔ امرت دھارا کی مشہوری دیکھ کر کئی لوگ اسکی معمولی نقلیں بیچ رہے ہیں۔ کوئی تو غلطی سے انکو خرید لیتے ہیں۔ مگر کوئی کمی قیمت کے باعث بھی کفایت شعاری کے خیال سے خرید لیتے ہیں۔ یہ انکی بھول ہے۔ یہ غلط کفایت شعاری ہے۔ دھوکا کھانا ہوگا۔ اسلئے خریدتے وقت اچھی طرح سے امرت دھارا کا نام اور پنڈت جی کا نام و تصویر دیکھ کر خریدیں۔ ملتے جلتے نام سے دھوکا میں نہ آجاویں۔ کوئی دھوکہ باز چوری چھپی وہی نام رکھ کر بھی بیچتے سنے گئے ہیں۔ ہوشیار رہیئے! ایسے لوگوں کی اطلاع بھی آپ ہم کو دے سکیں۔ تو مہربانی ہوگی۔ امرت دھارا سب بڑے شہروں میں ملتی ہے۔ آپ چاہیں تو سیدھے بھی ہم سے منگوا سکتے ہیں۔ مگر دوائی آٹھ آنہ کی ہو یا پانچ روپیہ کی۔ آٹھ آنہ اوپر ڈاک خرچ آجاتا ہے۔

المشتہر منیجر امرت دھارا ادشد مالیہ۔ امرت دھارا بھون لاہور
امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ

خط و کتابت و تار کا پتہ:۔ امرت دھارا ۴۷ لاہور

نوٹ:۔ میسرز مہتہ اینڈ سنز بھاگلپور امرت دھارا کے سول ایجنٹ ہیں۔ ایجنسی کے واسطے خط و کتابت یا بات چیت ان سے بھی کی جاسکتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کے متعلق سکھ صاحبان کیا فرماتے ہیں؟

جناب سردار اربیل سنگھ صاحب ایم۔اے

پرنسپل رندھیر کالج کپورتھلہ لکھتے ہیں۔ کہ چونکہ جناب نے اس ترجمہ کے متعلق میری رائے طلب کی تھی۔ دس پندرہ صفحات ہر ہفتہ پڑھتا رہا۔ اور اب ایک دفعہ ختم کر چکا ہوں میں نے پہلے انگریزی ترجمہ بھی پڑھا ہے لیکن جو حظ اور فائدہ مجھے آپ کے ترجمہ سے نصیب ہوا۔ وہ پہلے نہیں ہوا تھا۔ اب میرے بچے یہ ترجمہ پڑھ رہے ہیں۔ آپ نے عمدہ اور سلیس ترجمہ شائع کر کے تمام پنجابیوں پر عموماً اور سکھوں پر خصوصاً بہت بڑا احسان کیا ہے۔ کیونکہ سچائی سچائی ہی ہے۔ خواہ کسی جگہ سے ملے۔ مجھے یقین واثق ہے کہ اگر بہت سے پنجابیوں نے اس ترجمہ کو پڑھا۔ تو وہ غلط فہمیاں جو خود غرض اشخاص نے یا جہالت اور ناواقفیت نے پھیلا رکھی ہیں۔ دور ہو جائیں گی۔ خدا آپ کو اس محنت کا اجر عظیم دے۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ آپ نے مجھے ایسا تحفہ دیا۔ جو دینی اور دنیاوی ترقی میں مدد دینے والا ہے۔

ایڈیٹر صاحب نور کا یہ کارنامہ واقعی قابل تعریف ہے

گورمکھی لٹریچر میں آج رسالہ "پھلواڑی" کا پایہ بہت بلند ہے۔ اس رسالہ کے فاضل ایڈیٹر جناب گیانی ہیرا سنگھ صاحب درد اپنے فروری ۱۹۳۶ء کے پرچہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور نے قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ چھپوایا ہے۔ ۸۰۰ صفحات ہیں۔ کپڑے کی سنہری جلد ہے۔ ہمیں یہ دیکھ کر خوشی ہوئی۔ کہ دنیا کے ایک بڑے مذہب کی مذہبی کتاب کا گورمکھی ترجمہ چھپا ہے۔ مذہب اور روحانیت کے خواہشمندوں کو ہر ایک مذہب کی مقدس کتاب کو ضرور پڑھنا چاہیے۔ گورمکھی پڑھے ہوؤں کو اس بات کا کوئی علم نہ تھا۔ کہ قرآن شریف میں کیا لکھا ہے۔ ایڈیٹر صاحب نور کا یہ کارنامہ واقعی قابل تعریف ہے۔ کہ جنہوں نے گورمکھی دانوں کیلئے فرقان حمید کی تعلیم سے آگاہی حاصل کرنے کا سامان پیدا کر دیا ہے۔ ایڈیٹر صاحب نور کی اس اولوالعزمی کو دیکھ کر سکھوں کو بھی سبق حاصل کرنا چاہیے۔ اور وہ اپنی مذہبی کتب اور گورو صاحبان کے مقدس اقوال کا دیگر السنہ میں ترجمہ کر کے اصل لاگت پر دینے کا انتظام کریں۔

جناب سردار عطر سنگھ صاحب گورنر صوبہ کشمیر

تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مجھے قرآن شریف کے مطالعہ کا بیحد شوق تھا۔ لیکن عربی سے ناواقفیت ہونیکی وجہ سے آجتک یہ خواہش پوری نہ ہو سکی قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ ارسال فرما کر آپ نے میرے مدت کے شوق کو پورا کیا۔ میں کس زبان سے آپکا شکریہ ادا کروں بلاشبہ آپ نے گورمکھی زبان میں ترجمہ کر کے گورمکھی دانوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ اور آپ اسلام کی بڑی بھاری خدمت بجا لائے ہیں

جناب گیانی دیدار سنگھ صاحب بی۔اے (فاضل سکھ مذہب)

سابق ہیڈ ماسٹر ہائی سکول توگل والہ ضلع گورداسپور لکھتے ہیں۔ کہ "سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کے قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کو نہ صرف میں نے پڑھا ہے بلکہ ایک ایک سطر اور ایک ایک لفظ کے مطلب کو سمجھا ہے۔ بلاشبہ اس ترجمہ نے ایک دیرینہ کمی کو پورا کیا ہے۔ جو گورمکھی دانوں میں خصوصاً عرصہ سے ضرورت تھی۔ کیونکہ مادری زبان اپنے اندر جو جذب اور دل میں عمیق اثر پیدا کرتی ہے۔ وہ اظہر من الشمس۔ آجتک کروڑوں مسلمان بھائی قرآن مجید کی تلاوت بلا ناغہ کرتے چلے آتے ہیں۔ مگر ان میں گنتی کے ہی چند دوست ہونگے جنہوں نے اسکی اصلیت اور حقیقی تاثرات سے فائدہ اٹھایا ہو۔ سردار صاحب کی یہ کوشش واقعی قابل تحسین ہے۔ کہ انہوں نے حضرت محمد صاحب جی کی تعلیم کو ہو بہو کر کے دینداروں تک پہنچایا ہے جو عربی نہیں جانتے مگر انکی روح فرقان پاک کی تعلیم سے مستفیض ہونے کیلئے تڑپ رہی تھیں۔ آیتوں اور رکوع کے باقاعدہ نمبر دیکر متن کے ساتھ ساتھ چلنے کے خیال کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ جس سے عربی پڑھے ہوئے دوستوں کو اصل سے مقابلہ کرنے کے لئے کوئی دقت اٹھانی نہیں پڑتی قصہ کوتاہ مترجم نے اس اولوالعزمی یعنی قرآن پاک کے گورمکھی ترجمہ سے سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان جو از بردگی اور رکشیدگی کی وسیع خلیج حائل ہے کو پاٹنے کی پوری پوری کوشش کی ہے دلی دعا ہے۔ کہ پرماتما انکی اس نیک کوشش کو بار آور فرمائے

سردار دیوی سنگھ صاحب گرنتھی

خانپور (ریاست بہاولپور) سے لکھتے ہیں۔ کہ میں نے قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ پڑھا۔ میں سردار محمد یوسف صاحب کی قابلیت کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جو انہوں نے جگت اوہار (دنیا کی نجات) کیلئے اس پاک کتاب کا ترجمہ کیا ہے۔ اور مخلوق خدا کے لئے نور خدا کا چشمہ کھولدیا ہے چند روز ہوئے سردار محمد یوسف صاحب نے اپنی تیار کردہ کتابیں۔ سکھ اور مسلمان۔ اور سکھ مسلم اتحاد مسلمانوں کے احسان سکھوں پر۔ روانہ کیں۔ اور میں نے بغور پڑھیں۔ میں نے قریباً سب خالصہ تواریخیں دیکھی ہیں جو کچھ سردار محمد یوسف صاحب نے لکھا ہے۔ یہ بیّن حقیقت اور واقعات ہیں۔ قرآن شریف کے اپدیش (ہدایات) سب شری گورو گرنتھ صاحب کے مطابق ہیں۔ سچ پوچھو تو سکھ اور مسلمان دو بھائی ہیں۔ سردار صاحب موصوف نے ان بچھڑے ہوئے دو بھائیوں کو گلے ملایا ہے میں سردار صاحب کو انکی ان کامیاب کوششوں کیلئے مبارکباد دیتا ہوں۔ جو اس مقدس کتاب (قرآن شریف) کے گورمکھی ترجمہ کو مخلوق خدا کے سامنے پیش کر کے ایک پرادپکار (سب سے بڑا کار خیر) بجا لائے ہیں۔ واہگورو جی انکو اس سے زیادہ طاقت بخشیں۔

جناب سردار اساد ھو سنگھ صاحب ایس۔ڈی۔او رحیم یار خاں

تحریر فرماتے ہیں کہ میرے دل میں قرآن شریف کے پڑھنے کا بیحد شوق تھا۔ مگر بدیشی بھاشا میں ہونیکی وجہ سے میں اپنی خواہش کو پورا نہیں کر سکتا تھا۔ اب حال میں سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور قادیان نے قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ بڑی محنت سے عام فہم گورمکھی زبان میں کیا ہے۔ جو خاکسار کو اپنے دوست بابو غلام محی الدین صاحب کے ذریعہ ملا ہے۔ جس نے میری خواہش کو اسطرح پورا کیا۔ جسطرح ایک خشک درخت برسات ابیاری سے سرسبز ہو جاتا ہے بلاشبہ فاضل مصنف نے ترجمہ کرنے میں کمال عقلمندی سے کام لیا ہے زبان نہایت شستہ ہے ایسے کارنمایاں کی اسلام میں یہ پہلی نظیر ہے۔ یقیناً آپ کا کارنامہ مذہبی دنیا میں قابل تعریف ہے۔ اور مذہب اسلام کیلئے خاص طور پر قابل فخر ہے۔

قرآن مجید کا ہندی ترجمہ

جسے ہندی کے ودوانوں نے بیحد پسند کیا ہے۔ ہر دو تراجم ہندی و گورمکھی سائز ۲۰×۳۰/۸ صفحات قریباً ۸۰۰ طباعت نہایت اعلیٰ ہدیہ بلحاظ کاغذ و جلد حسب ذیل ہے۔

کاغذ سری رامپوری جلد ریشمی	ہدیہ تین روپے
کاغذ ڈمی درجہ اوّل جلد درمیانی	ہدیہ پانچ روپے
کاغذ آرٹ پیپر بڑھیا قسم وزنی ۲ پونڈ جلد بڑھیا	ہدیہ دس روپے

ملنے کا پتہ:- مینیجر اخبار نور نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار نور قادیان دارالامان مورخہ ۳ر نومبر ۱۹۴۱ء
جلد ۳۰ نمبر ۱۸

نور اینڈ سنز کی تیر بہدف و شہرۂ آفاق ادویہ

موتی سرمہ جملہ امراضِ چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر۔ کرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند غبار۔ پڑ بال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوند۔ ابتدائی موتیا بند وغیرہ۔ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندانِ مبارک میں موتی سرمہ ہی مقبول ہے لہذا آپکو بھی یہ موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں نے آپ کا موتی سرمہ استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا۔ اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپکا موتی سرمہ استعمال کیا۔ مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔

اکسیر البدن (جسٹرڈ) دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

بلاشبہ کمزوری اور ضعیفی سے بڑھکر دنیا میں اور کوئی مصیبت نہیں اس سے نجات حاصل کرنے کیلئے آپ آج سے ہی اکسیر البدن (جسٹرڈ) کا استعمال شروع کر دیں کیونکہ دل میں نئی امنگ۔ اعضاء میں نئی ترنگ دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا۔ کمزور کو زور آور اور زور آور کو شہ زور نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانا اس اکسیر پر ختم ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے۔ محصولڈاک علاوہ۔

جناب ملک شیر محمد خانصاحب کوٹ رحمت خاں سے

تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میرے جسم میں جسقدر خطرناک عوارض تھے مثلاً فالج پسلی کا درد۔ پیشاب کا جلن سے آنا۔ اکسیر البدن کے ذریعہ ان سب کو آرام آگیا۔ آپ جس دیانتداری سے ادویات تیار کرتے ہیں۔ اسکی اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ آپکی ادویات کی تعریف جو اشتہاروں میں درج ہے۔ ان کے اثرات اس تعریف سے بے انتہا بلند ہیں۔

تریاقِ درد گردہ

درد گردہ بہت ہی تکلیف دہ بیماری ہے۔ اسکی بیخ کنی کے لئے یہ بہترین دوا ہے۔ قیمت صرف دو روپے۔ محصولڈاک علاوہ

اکسیر اکبر جس کا اثر مستقل ہے!

اکسیر البدن کے علاوہ اس میں حسب ذیل اجزاء شامل ہیں:۔ سونے کا کشتہ۔ کستوری۔ عنبر۔ یوہمبین وغیرہ۔ اسکے فوائد کیا کہنے یہ ایک ہی لاثانی دوا ہے۔ اسکی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونکدی ہے۔ مفصلہ ذیل نئی اور پرانی بیماریوں میں اسکا اثر فوری اور مستقل ہے۔ ضعف دل۔ ضعفِ دماغ ضعفِ اعصاب ضعف ہاضمہ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ دل کی دھڑکن۔ سر کا چکرانا۔ آنکھوں میں اندھیرا آنا۔ بیچینی۔ سستی۔ اداسی۔ ذرا سے کام سے دل کا کانپنا۔ جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کیلئے یہ اکسیر بفضلہ تعالیٰ آخری اور یقینی علاج ہے۔ لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک کی قیمت بتیس روپے۔ محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر اکبر سے ۵۴ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بن گیا

جناب ڈاکٹر شیر محمد خانصاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی۔ ایک مریض کو جسکی عمر ۵۴ سال سے متجاوز ہو چکی تھی۔ اور جسکو کمزوری قریباً تیس سال سے تھی۔ استعمال کرائی گئی۔ اور دورانِ استعمال میں حیرت انگیز تبدیلی اسکے جسم میں رونما ہوئی۔ جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی۔ یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اسکی صحت ایسی ہو گئی۔ جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے"۔ اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔ آپ ایک مرتبہ ضرور تجربہ فرمائیے۔

تریاقِ اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر لیکر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجئے۔ گھر میں اس تریاق اعظم کی ایک شیشی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ سفر میں اسکی ایک شیشی کا آپکی پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے۔ کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپکی پاکٹ میں ہیں۔ اس کے ہر قطرہ میں آبِ حیات اور ہر مرض کے لئے اکسیر ہے۔ اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے۔ سر کے درد۔ پسلی کے درد۔ گنٹھیا کے درد۔ عرق النساء کے درد۔ معدہ کے درد۔ جگر کے درد غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کے لئے تیر بہدف ہے۔ ناسور جلے ہوئے آبلوں۔ نلی۔ بخار۔ ہیضہ۔ بدہضمی کے لئے اکسیر ہے۔ قصہ کوتاہ قریباً دو صد امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے مفصل حالات پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ فرمائیے۔ قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے۔ محصولڈاک علاوہ

تریاقِ اعظم سے جاں بلب مریض کو شفا ہو گئی

جناب مسٹر خلیل الرحمن صاحب اپر ایر ابزرویٹری آگرہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے تریاق اعظم نامی دوا آپ سے منگوائی۔ میں اسکی جسقدر بھی تعریف کروں۔ کم ہے۔ یہ تریاق ہر ایک بال بچے والے گھر میں ہونا نہایت ضروری ہے۔ میرے پڑوس میں ایک جاں بلب مریض کو اس تریاق سے فوراً شفا ہو گئی۔ اور ایسی مثالیں بیشمار ہیں۔ جن میں آڑے وقت میں یہ تریاق اعظم تیر بہدف ثابت ہوئی۔ آپنے ایسی دوا ایجاد کر کے مخلوقِ خدا پر بڑا احسان کیا ہے۔ اگر اسے زندگی کا رہبر کہا جائے تو بجا ہے۔ ایک شیشی کلاں جلد بذریعہ وی۔ پی بھیجکر شکریہ کا موقعہ دیں

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے۔ اسکی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے جسے بدقسمتی سے اس نامراد مرض سے سابقہ پڑا ہو۔ ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ یہ کسی قسم کا ہو۔ زیادہ سے زیادہ چودہ روز کے استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے۔ قیمت تین روپے۔ محصولڈاک علاوہ۔

تین شیشی اور بھیجئے!

جناب بابو محمد سالم اکبر صاحب ہیڈ کلرک احمد پور نواب گنج سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے اپنے ایک دوست کیلئے پہلے بھی اکسیر بواسیر نامی دوائی آپ سے منگوائی تھی۔ جس سے وہ دوست ایک سال تک بہت اچھے رہے۔ ان کو دیکھ کر اب اور مریضوں نے بھی خواہش ظاہر کی ہے۔ لہذا بدیں خط ہذا تین شیشی اکسیر بواسیر اور بذریعہ وی۔ پی بھیجکر شکریہ کا موقعہ دیجئے۔

بال اڑانے کی خوشبودار دوائی

اس خوشبودار دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر اندر سخت سے سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال بہ صفائی کمال جڑھ سے دور ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کے لئے بینظیر تحفہ ہے. مفرح دل و مقوی دماغ جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے. بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد. دل ہر وقت دھڑکتا. سر چکراتا. آنکھوں میں اندھیرا آتا. اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے. بے چینی گھبراہٹ سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو. کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو. جسم میں سخت کمزوری ہو. ان کے لئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے. اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کے لئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے آپکو بے نیاز کر دیگا. ایک ماہ کی خوراک جسمیں پندرہ تولہ دوا ہے. قیمت پانچ روپے محصول ڈاک علاوہ

اکسیر بچگان

یہ دوا چھوٹے بچوں کیلئے واقعی اکسیر ہی ہے. اسلئے اسکا نام "اکسیر بچگان" رکھا گیا. اسہال ہر قسم پیچش اور بچوں کے سوکھا پن وغیرہ کیلئے یہ دوا بالفضل خطا تیر بہدف ہے. سبز رنگ کے اسہال اور سوکھا پن وغیرہ سے اکثر بچے ضائع ہو جاتے ہیں. یہ دوا ان عوارض کے لئے تریاق ہے. اور پھر بڑی عمر والوں کیلئے بھی اسہال پیچش وغیرہ میں یہ بہت مفید ہے. ایک شیشی کی قیمت صرف دو روپے. محصول ڈاک علاوہ

اکسیر معدہ

ہیضہ. بدہضمی. کمی بھوک. درد شکم. اپھارہ. باؤ گولہ. پیٹ کا گڑگڑانا. کھٹی ڈکاریں. جی کا متلانا قے. جگر و تلی کا بڑھ جانا. سر چکرانا. کرم شکم. اسہال. ریاح. کھانسی. دمہ وغیرہ کیلئے یہ تیر بہدف ہے. دودھ. مکھن. بالائی. انڈے وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے. دماغ. حافظہ. ذہن کو تقویت دینے کا زبردست اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بینظیر چیز ہے. قیمت فی شیشی دو روپے. محصول ڈاک علاوہ

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں. اگر آپ اپنی صحت کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں. تو آج ہی اسکا استعمال شروع کر دیں. جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کر کے انہیں فولاد کی طرح مضبوط اور بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے. قیمت دو اونس کی شیشی جو مدت تک کافی ہے ایک روپیہ. محصول ڈاک علاوہ.

قبض کشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے. پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ. اگر آپکا معدہ صاف ہے تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں. ہضم کی خرابی. بدہضمی. بواسیر. سر درد. آنکھوں کی کمزوری. دل کی کمزوری. دماغی کمزوری. ذہنی کمزوری. بے خوابی. بے چینی. بے قراری. بے اطمینانی. بے دلی. بے ہوشی. غشی. ضعف قلب. ضعف جگر. ضعف دماغ. ضعف اعصاب. ضعف باہ. ضعف ہضم. ضعف جملہ اعضاء رئیسہ. ضعف جملہ اعضاء ہضمیہ. ضعف جملہ اعضاء تناسلیہ. ضعف جملہ اعضاء بولیہ. ضعف جملہ اعضاء براز. ضعف جملہ اعضاء دورانیہ. ضعف جملہ اعضاء تنفسیہ. ضعف جملہ اعضاء ادراکیہ. ضعف جملہ اعضاء حرکیہ. ضعف جملہ اعضاء حسیہ. ضعف جملہ اعضاء غدیہ. ضعف جملہ اعضاء جلدیہ. ضعف جملہ اعضاء عضلیہ. ضعف جملہ اعضاء عظمیہ. ضعف جملہ اعضاء رباطیہ. ضعف جملہ اعضاء وتریہ. ضعف جملہ اعضاء شحمیہ. ضعف جملہ اعضاء لحمیہ. ضعف جملہ اعضاء دموی. ضعف جملہ اعضاء لمفاوی. ضعف جملہ اعضاء عصبی. ضعف جملہ اعضاء نخاعی. ضعف جملہ اعضاء دماغی. ضعف جملہ اعضاء مخیخی. ضعف جملہ اعضاء نخاعی. ضعف جملہ اعضاء حبل الشوکی. ضعف جملہ اعضاء اعصابی. ضعف جملہ اعضاء عضلی. ضعف جملہ اعضاء عظمی. ضعف جملہ اعضاء رباطی. ضعف جملہ اعضاء وتری. ضعف جملہ اعضاء شحمی. ضعف جملہ اعضاء لحمی